تین اہم

فتاویٰ

- معراج النبی ﷺ اور ہمارا عقیدہ
- کونڈوں کی شرعی حیثیت
- حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

از قلم

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

زیر نگرانی

محقق اہلسنّت حضرت علامہ

نسیم احمد صدیقی نوری

ناشر

ضیائی دار الافتاء

انجمن ضیاء طیبہ

02-03-2019
24-جمادی الثانی
تحفہ: ۱۴۴۰ھ

نعت رسول مقبول ﷺ

از: علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ

پھر دیدار مشتاق ہے ہر نظر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
چاندنی رات ہے اور پچھلا پہر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
سامنے جلوہ گر پیکر نور ہو منکروں کا بھی سرکار شک دور ہو
کر کے تبدیل اک دن لباس بشر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
دل کا ٹوٹا ہوا آبگینہ لئے شعلہ عشق کا طورِ سینہ لئے
کتنے گھائل کھڑے ہیں سر راہ گذر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
شام امید کا اب سویرا ہوا سوئے طیبہ نگاہوں میں ڈیرا ہوا
بچھ گئے راہ میں فرش قلب و جگر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
سدرۃ المنتہیٰ، عرش و باغِ ارم ہر جگہ پڑ چکا ہے نشان قدم
اب تو اک بار اپنے غلاموں کے گھر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
آخری وقت ہے ایک بیمار کا دل مچلنے لگا شوقِ دیدار کا
بجھ نہ جائے کہیں یہ چراغ سحر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
آج محشر میں محبوب کی دھوم ہے شان عز و کرم سب کو معلوم ہے
یوں لٹاتے ہوئے رحمتوں کے گہر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
شام غربت ہے اور شہر خاموش ہے ایک ارشد اکیلا کفن پوش ہے
خوف کی ہے گھڑی وقت ہے پرخطر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

تین اہم فتاویٰ

☆ معراج النبی ﷺ اور ہمارا عقیدہ

☆ کونڈوں کی شرعی حیثیت

☆ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

مصنف:

حضرت علامہ مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

زیر نگرانی:

حضرت علامہ نسیم احمد صدیقی

☆☆☆ ناشر ☆☆☆

انجمن ضیائے طیبہ

نزد دفتر المؤذن حج وعمرہ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ

بالمقابل حبیب بینک کھارادر برانچ، آدم جی داؤد روڈ، کراچی۔ فون: 2473226

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

نام کتاب : تین اہم فتاویٰ

☆ معراج النبی ﷺ اور ہمارا عقیدہ

☆ کونڈوں کی شرعی حیثیت

☆ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

مصنف : حضرت علامہ مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

زیر نگرانی : حضرت علامہ نسیم احمد صدیقی

کمپوزنگ : محمد عمر قادری، محمد تابش قادری

ٹائٹل ڈیزائن : سید محمد مبشر رضا اختری

صفحات : 32 صفحات

تعداد : 1000

سن اشاعت بار اول : اگست 2008ء

☆☆☆ ناشر ☆☆☆

انجمن ضیائے طیبہ

نزد دفتر المؤذن حج و عمرہ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ

بالمقابل حبیب بینک کھارادر برانچ، آدم جی داؤد روڈ، کراچی۔

فون: 2473226

پیش لفظ

معراج النبی ﷺ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور رجب شریف کے کونڈوں پر تین اہم فتاویٰ جات آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ انجمن ضیاء طیبہ کے شعبہ نشر و اشاعت کی کوشش ہوتی ہے کہ اہم اور تازہ ترین موضوعات پر خالص اسلامی نقطۂ نظر قارئین تک پہنچایا جائے۔

تا کہ قارئین قرآن و سنت مبارکہ کی روشنی میں اپنے معمولات کا اہتمام کرسکیں یہ تینوں موضوعات ایسے ہیں کہ جن سے متعلق بعض افراد شکوک و شبہات پھیلاتے رہتے ہیں۔ ان مسائل کی وضاحت اس لئے بھی ضروری تھی جو افراد مذکورہ مسائل کے بارے میں شکوک پھیلاتے ہیں وہ ان کا کلیتہً انکار نہیں کرتے بلکہ اگر وہ معراج النبی ﷺ کا ذکر کرتے ہیں جو معراج جسمانی و دیدار الٰہی کا انکار کر جاتے ہیں۔ ایصال ثواب ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کی خاطر کونڈوں کے اہتمام کی مخالفت کرتے ہیں اسی طرح بعض گروہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مرتبہ صحابیت، کتابت وحی اور نسبت رسول ﷺ کا انکار کرتے ہیں۔

پیش نظر فتاویٰ جات خارجیوں اور ناصبیوں کے مختلف بنیادی وضمنی گروہوں کے نظریات و معتقدات کا بطلان ثابت کرتے ہیں۔ انجمن ضیاء طیبہ احقاق حق کے مشن پر کاربند ہے۔ انجمن کے مختلف شعبہ جات سے استفادہ کرنے کیلئے، ضیائی دار الافتاء، دار التصنیف، شعبہ نشر و اشاعت، مدارس دینیہ، ریسرچ لائبریری وغیرہ میں وقتاً فوقتاً علماء اہلسنّت اور عوام اہلسنّت تشریف لاتے رہتے ہیں۔ ہمیں اس تحریر سے متعلق آپ کی آراء کا انتظار رہے گا۔

سید اللہ رکھا ضیائی

خادم انجمن ضیاء طیبہ

معراج النبی ﷺ اور ہمارا عقیدہ

سوال......کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین کہ معراج النبی ﷺ بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟ کیا آپ ﷺ نے جاگتے ہوئے اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا؟ اور کیا معراج جسمانی تھی؟ اور معراج النبی ﷺ کے منکر کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حضور ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ شب معراج آپ ﷺ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی وعرش بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قرب حاصل ہوا کہ کسی بشر فرشتہ کو کبھی حاصل نہ ہوا اور نہ ہوگا اور جمال الٰہی کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور کلام الٰہی بلا واسطہ سنا۔ بیت المقدس تک معراج قطعی یقینی ہے اس کا انکار کفر ہے اور آسمانی معراج کا انکار کرنا گمراہی ہے اور اگر آسمانی معراج کا منکر اس لئے انکار کرتا ہے کہ آسمان کے کھلنے اور پھٹنے کو ناممکن جانتا ہے تو کافر ہے......اور آسمانوں سے فوق العرش یا لامکانی سیر کا منکر سخت گناہ گار ہے۔ اس بارے میں چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

اسراء......معراج......اعراج

سلطان الاولیاء حضرت خواجہ نظام الدین اولیا ﷺ فرماتے ہیں (مسجد حرام سے) بیت المقدس تک اسراء ہے اور وہاں سے آسمانوں تک معراج ہے اور آسمانوں سے مقام قاب قوسین تک اعراج ہے۔ (فوائد الفواد ص ۳۰۸، بحوالہ مقالات کاظمی ج ا ص ۱۰۸)

اسراء:۔

سبحن الذی اسریٰ بعبده لیلا من المسجد الحرام الذی برکنا حوله لنریه من ایتنا انه هو السمیع البصیر (پارہ:۱۵، بنی اسرائیل:۱)

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے

گردا گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔(کنزالایمان)

معراج

لترکبن طبقا عن طبق (پارہ:۳۰،انشقاق:۱۹)

ترجمہ:ضرورتم منزل بہ منزل چڑھو گے۔(کنزالایمان)

اعراج

ثم دنا فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنی (پارہ۲۷:نجم:۸،۹)

ترجمہ: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اترا آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم (کنزالایمان)

احادیث رؤیت باری تعالیٰ

۱......حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

ان محمدا ﷺ رای ربہ مرتین مرۃ ببصرہ و مرۃ بفوادہ رواہ الطبرانی فی الاوسط بالاسناد صحیح (المواہب اللدنیہ، ج۲ص۳۷بحوالہ مقالات کاظمی ج اص ۱۶۷)

بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کریم کو دو مرتبہ دیکھا ایک مرتبہ اپنی ظاہری آنکھ سے اور دوسری مرتبہ اپنے قلب مبارک کی آنکھ سے۔

۲......حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

قال اتعجبون ان تکون الخلۃ لابراھیم والکلام لموسی والرؤیۃ لمحمد ﷺ اخرجہ النسائی باسناد صحیح و صححہ الحاکم ایضا من طریق عکرمۃ (المواہب اللدنیہ ج۲ص۳۷،بحوالہ مقالات کاظمی ج اص ۱۶۷)

کیا تم تعجب کرتے ہو اس بات سے کہ خلت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہو اور کلام موسیٰ علیہ السلام

کے لئے اور رؤیت حضور نبی کریم ﷺ کے لئے۔

۳.....حضرت انس ﷺ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

رای محمد ﷺ ربه رواه ابن خزیمة باسناد قوی (المواہب اللد نیہ ج ۲ ص ۳۷،بحوالہ مقالات کاظمی ج ۱ ص ۱۶۷)

کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔

۴..... واخرج ابن مردویه عن انس ﷺ قال رای محمد ربه (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۱۵۹)

امام ابن مردویہ سند کے ساتھ حضرت انس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کریم کو دیکھا۔

۵.....واخرج ابن مردویه عن ابن عباس رضی الله عنهما ان النبی ﷺ رای ربه بعینیه

امام ابن مردویہ اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں بے شک حضور نبی کریم ﷺ اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۱۵۹)

۶.....واخرج الطبرانی و ابن مردویه عن ابن عباس رضی الله عنهما قال ان محمدا رای ربه مرتین مرة ببصره و مرة بفواده (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۱۵۹)

امام طبرانی اور امام ابن مردویہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے فرمایا بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ایک مرتبہ ظاہری آنکھ اور ایک مرتبہ قلب کی آنکھ سے۔

۷ واخرج الترمذی و حسنه و الطبرانی و ابن مردویه و البیهقی فی الاسماء و الصفات عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قول الله (ولقد راه نزلة اخری) قال ابن عباس قد رای النبی ﷺ ربه عزوجل (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۱۵۹)

امام ترمذی امام طبرانی امام ابن مردویہ اور امام بیہقی نے اسماء والصفات میں اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ولقد راہ نزلۃ اخری کی تفسیر میں روایت کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

۸ واخرج عبد بن حميد و الترمذی وابن جرير و ابن المنذر والحاكم وابن مردويه عن الشعبی ابن عباس كعبا فقال ابن عباس انا بنو هاشم نزعم ان نقول ان محمدا قد رای ربه مرتين فقال كعب ان الله قسم رؤيته و كلامه بين موسیٰ و محمد عليهما السلام فرأی محمد ربه مرتين و كلم موسیٰ ربه مرتين (درمنثور ،ج٦ص١٥٩)

امام عبد بن حمید امام ترمذی امام ابن جریر امام ابن منذر امام حاکم اور امام ابن مردویہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ امام شعبی سے روایت کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت کعب رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم بنو ہاشم یقین رکھتے ہیں اور کہتے ہیں بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا حضرت کعب نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی رؤیت اور اپنے کلام فرمانے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان تقسیم فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو مرتبہ کلام فرمایا۔

۹ واخرج النسائی والحاكم وصححه وابن مردويه عن ابن عباس قال اتعجبون ان تكون الخلة لابراهيم والكلام لموسیٰ والرؤية لمحمد ﷺ (تفسیر خازن ج٦ص٢١٧،تفسیر درمنثور ج٦ص١٥٩)

امام نسائی امام حاکم امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا آپ نے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو کہ خلت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہو اور کلام موسیٰ علیہ السلام کے

لیے اور روئیت حضور نبی کریم ﷺ کے لئے امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰......واخرج ابن جرير عن عكرمة قال رای محمد ﷺ ربه

امام ابن جریر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔

۱۱......واخرج ابن جرير عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال ﷺ رأيت ربی فی احسن صورة فقال لی يا محمد هل تدری فهم يختصم اعلأ الاعلىٰ فقلت لا يارب فوضع يده بين كتفی فوجدت بردها بين ثدی فعلمت ما فی السمواٰت والارض فقلت يارب فی الدرجات والكفارات الخ (تفسیر درمنثور ج۶ ص۱۵۹)

امام ابن جریر اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے رب کو اچھی صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اے محمد کیا تم جانتے ہو مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑا کر رہے ہیں میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جسکی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی میں پائی پس میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب جان لیا میں نے عرض کی درجات اور کفارات کے بارے میں۔

۱۲......واخرج ابن اسحاق والبيهقی فی الاسماء والصفات وضعفه عن عبد الله بن ابی سلمة ان عبد الله بن عمر بن الخطاب بعث الی عبد الله بن عباس يسأ له هل رای محمد ربه فارسله اليه عبد الله بن عباس ان نعم (تفسیر درمنثور ج۶، ص ۱۵۹)

امام ابن اسحٰق اور امام بیہقی نے اسماء والصفات میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ سے روایت کیا ہے کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا کہ کیا حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو حضرت عبد

اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں۔

۱۳......عن عكرمة قال سئل ابن عباس هل راى محمد ﷺ ربه قال نعم (تفسیر خازن ج ٦، ص ٢١٧)

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں۔

۱۴......وقدروى باسناد لا باس به عن شعبة عن قتاده عن انس قال راى محمد ﷺ ربه عزوجل (تفسیر خازن ج ٦، ص ٢١٧)

اور ایسی اسناد جس میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

۱۵......واخرج مسلم وابن مردويه عن ابى ذر انه سال رسول الله ﷺ هل رأيت ربك فقال رأيت نورا (تفسیر درمنثور ج ٦، ص ١٦٠)

امام مسلم اور امام ابن مردویہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے نور دیکھا۔

۱٦......واخرج مسلم والترمذى وابن مردويه عن ابى ذر قال سالت رسول الله ﷺ هل رأيت ربك فقال نورانى اراه (تفسیر درمنثور، ج ٦ ص ١٦٠)

امام مسلم، امام ترمذی، امام ابن مردویہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ہر طرف نور ہی نور دیکھا۔

رؤیت باری تعالیٰ کے متعلق اقوال ائمہ

احادیث و آثار کے بعد اب ائمہ کرام رحمہم اللہ کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

۱......سید التابعین امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ قسم کھا کر بیان کرتے تھے کہ یقیناً حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔(اخبار التابعین مصنف عبدالرزاق تفسیر خازن ج۶ ص۲۱۷)

۲......امام خلال کتاب السنۃ میں اسحٰق بن مروزی سے راوی حضرت امام احمد بن حنبل رؤیت کو ثابت مانتے تھے اوراس کی دلیل میں فرماتے ہیں کہ نبی کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا۔(منبہ المنیہہ ص۲، بحوالہ تحفظ عقائد اہلسنّت ص۲۵۷)

۳......امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں میں حدیث ابن عباس کا معتقد ہوں نبی ﷺ نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا یہاں تک فرماتے رہے کہ امام احمد کی سانس ٹوٹ گئی۔(شفا ج۱ ص۱۹۷)

وضاحت: یعنی امام احمد رضی اللہ عنہ رؤیت باری تعالیٰ عزوجل سے متعلق ایک ہی سانس میں مسلسل فرماتے تھے نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا، دیکھا تھا، دیکھا تھا...... یہاں تک کہ سانس ٹوٹ جائے۔

۴......امام نووی متوفی ۶۷۶ھ فرماتے ہیں: دیدار الٰہی دنیا میں ہوسکتا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا رؤیت کے لئے سوال کرنا اس کے جواز کی دلیل ہے کیونکہ کوئی نبی اس بات سے بے خبر نہیں ہوتا کہ رب کے لئے کیا ممکن ہے اور کیا محال ہے رؤیت باری کے ثبوت میں اگرچہ بہت سی دلیلیں ہیں لیکن ہم ان میں قوی ترین دلائل سے استدلال کرتے ہیں جن کی اسناد میں کوئی نقص نہیں۔(شرح مسلم ج۱ ص۹۷)

۵......امام خازن متوفی ۷۴۱ھ فرماتے ہیں: **قال الشیخ محی الدین فالحاصل ان الراجح عند اکثر العلماء ان رسول اللہ ﷺ رأی ربہ عزوجل بعینی رأسہ لیلۃ الاسراء** (تفسیر خازن ج۶، ص۲۱۷)

یعنی شیخ محی الدین نے فرمایا خلاصہ اکثر علماء کے نزدیک راجح یہ ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے شب اسریٰ اپنے رب عزوجل کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔

۶......امام المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ متوفی ۱۲۳۹ھ فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے پروردگار کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور جمہور صحابہ اسی پر ہیں ورنہ دل کی آنکھ سے دیدار تو تمام حالتوں میں تھا حالت معراج کے ساتھ خاص نہیں۔(میزان العقائد ص ۱۰۵، بحوالہ تحفظ عقائد اہلسنّت ص ۲۵۷)

۷......امام آلوسی حنفی متوفی ۱۲۷۰ھ فرماتے ہیں: **عم ان القائلین بالرؤیة اختلفوا فمنهم من قال انه علیه الصلوٰة والسلام رأی ربه سبحانه بعینه وروی ذلک ابن مردویه عن ابن عباس و هو مروی ایضا عن ابن مسعود و ابی هریرة و احمد بن حنبل** (تفسیر روح المعانی ج ۲۷، ص ۵۴)

یعنی قائلین رؤیت اس میں اختلاف کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کریم کو سر کی آنکھوں سے دیکھا ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سر کی آنکھوں سے دیکھنے کو روایت کیا ہے اور یہی قول حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے اور امام احمد بن حنبل بھی اسی کے قائل ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

محمد بن اسحٰق کی حدیث میں ہے: **ان مروان سأل ابا هریرة سئل رای محمد ﷺ ربه فقال نعم** (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بحوالہ ابن اسحٰق، دارالعرفۃ بیروت ۶/۱۱۸)

یعنی مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں۔

مصنف عبدالرزاق میں ہے:

عن معمر عن الحسن البصری انه کان یحلف بالله لقد رای محمد ﷺ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ بحوالہ عبدالرزاق عن معمر عن الحسن البصری، المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ، ۱/۱۵۹)

یعنی امام حسن بصری علیہ الرحمہ قسم کھا کر فرمایا کرتے بے شک محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔

اسی طرح امام ابن خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر سے (حضور اقدس ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں) راوی کہ وہ نبی ﷺ کو شب معراج دیدار الٰہی ہونا مانتے۔

وانه يشتد عليه انكارها

اور ان پر اس کا انکار سخت گراں گزرتا اھ ملتقطا

یوں ہی کعب احبار (عالم کتب سابقہ) وامام ابن شہاب زہری قرشی وامام مجاہد مخزومی مکی وامام عکرمہ بن عبداللہ مدنی ہاشمی وامام عطار باح قرشی مکی، استاد امام ابو حنیفہ وامام مسلم بن صبیح ابو الضحی کوفی وغیرہم جمیع تلامذہ عالم قرآن حبر الامہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن خزیمہ المقصد الخامس دار المعرفۃ بیروت ۱/۱۱۶، فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰، ص ۶۴۱، ۶۴۲)

غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مسئلہ رؤیت میں حرف آخر

امام قسطلانی علیہ الرحمہ نے مواہب اللدنیہ میں استاذ عبدالعزیز مہدی علیہ الرحمہ کا ایک بیان نقل کیا ہے۔ جس کا اردو خلاصہ ہدیۃ ناظرین ہے۔

"حضور ﷺ جب سفر معراج سے واپس تشریف لائے تو حضور علیہ السلام نے ہر ایک کو اس کی عقل اور مرتبہ کے موافق حالات بتائے۔ کفار کو جو سب سے نیچے اور انتہائی پستی میں تھے۔ صرف عالم اجسام کی باتیں بتائیں۔ مثلاً مسجد اقصیٰ کا حال جو انہیں پہلے سے معلوم تھا یا راستے میں قافلہ کے حالات بتائے جو جلد ہی ان کے سامنے آ گئے۔ جن کی وجہ سے ان کے دل اس واقعہ میں حضور ﷺ کی تصدیق کے لئے مجبور ہو گئے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے (واقعات معراج بیان کرنے میں) کچھ ترقی فرمائی اور آسمانوں پر تشریف لے جانے اور وہاں کے عجائب و غرائب مشاہدہ فرمانے کو بیان فرمایا۔ لیکن ہر صحابی کو اس کے حسب حال خبر دی۔ جو جس مرتبہ کا تھا اس سے اسی

کے لائق کلام فرمایا۔اور ساتویں آسمان تک بغیر تنگی اور مزاحمت کے حالات بیان فرمائے۔

(واقعات بیان کرتے ہوئے) حضور ﷺ جب مقام جبرئیل علیہ السلام پر پہنچے تو افق مبین کی بات بیان فرمائی اور اس کے مافوق مقام "**دنا فتدلی**" اور "**فاوحی الی عبدہ ما اوحی**" کا وہ بلند مقام جہاں مخلوقات کے تصورات بھی ختم ہوجاتے ہیں اور ماسوا اللہ کے تمام صورتیں ساقط ہوجاتی ہیں، اس بارگاہ اقدس کی خبر بھی صحابہ کرام کے لیے بمنزلہ معراج تھا۔اس لیے ہر ایک نے اس سے اپنے مرتبہ کے موافق حصہ پایا۔کوئی مقام جبریل تک رہا کوئی رویت فواد اور بصیرت تک پہنچا اور کسی کو رؤیۃ عینی کے بیان کا حصہ نصیب ہوا۔اس لیے کسی نے کہا حضور ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا اس نے بھی سچ کہا کسی نے کہا کہ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔اس کی بات بھی حق ہے پھر جس کے حصہ میں رؤیت قلبی کا بیان آیا۔اس نے رؤیت قلبی کو بیان کیا اور جس نے رؤیت عینی کی بات سنی اس نے صاف کہا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے سر اقدس کی مبارک آنکھوں سے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا۔مختصر یہ کہ ہر ایک نے اپنے مرتبے اور مقام کی بات کی اور یقیناً سچی بات کی۔

جب یہ حقیقت واضح ہوگئی تو بخوبی معلوم ہوگیا کہ رویۃ جبریل علیہ السلام اور رویہ باری تعالیٰ نیز رؤیہ قلبیہ اور رویہ عینیہ کے جملہ مقامات اور ان کے بارے میں اختلاف اقوال سب صحیح ہیں۔عبد اللہ بن مسعود، عائشہ صدیقہ، کعب قرضی، ابوذر غفاری، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب حق پر ہیں۔(مواہب اللدنیہ جلد ثانی ص ۳۷، ۳۸، مقالات کاظمی ج ۱ ص ۱۷۲)

معراج جسمانی کے دلائل

۱.....فرمان باری تعالیٰ ہے: **سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی** (پارہ ۱۵: بنی اسرائیل: ۱)

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ سے معراج جسمانی ہونے کا پتہ چلتا ہے کیونکہ "عبد" تنہا روح کے لئے

نہیں بولا جاتا بلکہ روح اور جسم کے لئے مستعمل ہے۔قرآن وحدیث یا کلام عرب میں ایسی کوئی مثال موجود نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہوجائے کہ کسی کو دنیاوی زندگی میں "عبد" کہا گیا ہو اور لفظ سے مراد صرف روح ہے اس میں کسی اہل زبان کا اختلاف نہیں۔(اصول الشاشی ص۱۳)

۲......**وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنة للناس**(پارہ۱۵،۱۶)

ترجمہ: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا گیا مگر لوگوں کی آزمائش(کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں امام المفسرین حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ھی رؤیا عین اریھا رسول اللہ ﷺ لیلة اسری به (بخاری شریف ج ا ص ۵۵۰، ج ۲ ص ۶۸۶ بحوالہ عقائد اہلسنّت ص ۲۵۱)

یعنی وہ دیدار عینی تھا جسے رسول اللہ ﷺ کو شب اسراء دکھایا گیا۔

امام بخاری کے علاوہ امام ترمذی نے بھی ترمذی شریف میں یہی اس آیت کی تفسیر میں بعینہ وہی بات لکھی ہے۔(جامع ترمذی ج۲،ص۵۴۹)

۳......**ما زاغ البصر وما طغی لقد رایٰ من آیات ربه الکبری**(پارہ:۲۷،النجم۱۷،۱۸)

ترجمہ: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔(کنزالایمان)

لفظ بصر دیدار عینی کے لئے آتا ہے اور رؤیت بھی جب مطلق ہو تو اس سے دیدار عینی ہی مراد ہوتا ہے خواب نہیں مراد لیا جاسکتا جب تک کہ قرینہ واضح نہ ہو۔(تحفظ عقائد اہلسنّت ص۲۵۱)

جسمانی معراج کے بارے میں احادیث

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کو شب اسرا بیت المقدس لایا گیا تھا دو پیالے شراب و دودھ پیش کئے گئے تھے آپ نے دونوں طرف دیکھا اور دودھ والا پیالہ اٹھالیا۔(بخاری ج ا،ص۵۴۹)

اس حدیث شریف میں صاف صاف نبی اکرم ﷺ کو بیت المقدس لے جانے کا ذکر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر ایک سفید چوپایہ لایا گیا (یعنی براق) جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اس پر مجھ کو سوار کیا گیا پھر مجھے جبرئیل لے کر چلے یہاں تک کہ آسمان دنیا تک آئے۔(بخاری، ج۱،ص۵۴۹)

اس حدیث مبارک میں جسم مبارک کے سوار کرانے اور لے جانے کی صراحت ملتی ہے۔

بخاری و مسلم و ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ حاکم نسائی بیہقی مسند احمد وغیرہ نے کثیر صحابہ سے واقعہ معراج کی روایت ہے جس میں مطلقاً رؤیت بولا جائے تو اس سے مراد دیدار عینی ہوتا ہے۔

جسمانی معراج کے بارے میں اقوال سلف

امام نووی متوفی ۶۷۶ھ فرماتے ہیں: جس پر سلف صالحین کا بڑا حصہ اور عامہ متاخرین میں سے فقہاء اور محدثین و متکلمین سب اس بات پر متفق ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جسم کے ساتھ معراج ہوئی۔ اور جو شخص تمام آثار و احادیث کا مطالعہ اور تحقیق کرے گا اس پر یہ حق واضح ہو جائے گا۔(شرح مسلم نووی ج۱ص۹۱)

علامہ ابوالفضل محمد بن محمد نسفی متوفی ۶۸۶ھ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی معراج بیداری کی حالت اپنے جسم کے ساتھ آسمان تک پھر وہاں سے جہاں تک اللہ نے چاہا حق ہے۔(عقائد نسفی ص ۱۰۴)

امام قاضی عیاض متوفی ۵۴۴ھ فرماتے ہیں: بڑے بڑے اسلاف کرام کا یہی قول ہے کہ اسراء جسد کے ساتھ بحالت بیداری واقع ہوا یہی حق ہے اور یہی ابن عباس، جابر، انس، حذیفہ، عمر، ابوہریرہ، مالک بن صعصعہ، ابوحبہ بدری، ابن مسعود، ضحاک، سعید بن جبیر، قتادہ ابن مسیّب، ابن شہاب، ابن زید، حسن، ابراہیم، مسروق، مجاہد، عکرمہ، ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہے۔ یہی طبری، ابن حنبل اور مسلمانوں کی عظیم جماعت کا مذہب ہے اور یہی اکثر متاخرین فقہاء و محدثین، متکلمین، مفسرین کا ارشاد ہے۔(شفاء شریف بحوالہ تحفظ عقائد اہلسنّت ص ۲۵۳)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ فرماتے ہیں: آپ کو معراج میں مسجد اقصیٰ تک لے

جایا گیا پھر سدرۃ المنتہیٰ تک پھر جہاں تک اللہ نے چاہا یہ تمام جسم مبارک کے لئے بیداری کی حالت میں واقع ہوا۔ (حجۃ اللہ البالغہ بحوالہ تحفظ عقائد اہلسنّت ص۲۵۲)

مولانا احمد علی سہان پوری لکھتے ہیں: اسراء دو بار ہوا ایک مرتبہ روح کے ساتھ خواب میں اور ایک مرتبہ روح و بدن کے ساتھ بیداری میں اسی پر جمہور سلف و خلف ہیں کہ اسراء روح و بدن کے ساتھ ہے۔ (حاشیہ بخاری ج ا ص ۵۰)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضرت سیدی شیخ اکبر امام محی الدین عربی رضی اللہ عنہ فتوحات مکیہ شریف باب ۳۱۶ میں فرماتے ہیں:

اعلم ان رسول اللہ ﷺ لما کان خلقه القران و تخلق بالاسماء و کان اللہ سبحنه و تعالیٰ ذکر فی کتاب العزیز انه تعالیٰ استوی علی العرش علی طریق التمدح والثناء علی نفسه اذا کان العرش اعظم الاجسام فجعل لنبیه علیه الصلوٰۃ والسلام من هذا الاستواء نسبة علی طریق التمدح والثناء علیه به حیث کان اعلیٰ مقام ینتهی الیه من اسره به من الرسل علیهم الصلوٰۃ والسلام وذلک یدل علی انه اسری به ﷺ بجسمه ولو کان الاسراء به رؤیا لما کان الاسراء ولا اصول الی هذا المقام تمدحا ولا وقع من الاعراب فی حقه انکار علی ذالک (الفتوحات المکیۃ الباب السادس دار الاحیاء التراث العربی بیروت ۳/۶۱، فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰، ص ۶۵۱)

تو جان لے جب رسول اللہ ﷺ کا خلق عظیم قرآن تھا اور حضور اسماء الٰہیہ کی خو خصلت رکھتے تھے اور اللہ سبحنہ و تعالیٰ قرآن کریم میں اپنی صفات مدح سے عرض پر استوا بیان فرمایا تو اس نے اپنے حبیب ﷺ کو بھی اس صفت استوا علی العرش کے پرتو سے مدح و منقبت بخشی کہ عرش وہ اعلیٰ مقام ہے جس تک رسولوں کا اسراء منتہی ہو، اور اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا اسرا مع جسم مبارک تھا کہ اگر خواب ہوتا تو اسرا اور اس مقام استواء علی العرش تک پہنچنا مدح نہ ہوتا اور نہ گنوار اس پر

انکار کرتے۔

غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے کہ معراج روحانی طور پر خواب میں ہوئی بعض کہتے ہیں کہ معراج کئی دفعہ ہوئی ایک دفعہ بیداری میں ہوئی اور دیگر اوقات میں بحالت خواب بعض کہتے ہیں کہ معراج مکہ مکرمہ میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ اسراء جسمانی ہے اور معراج روحانی لیکن جمہور علماء صحابہ تابعین و تبع تابعین اور ان کے بعد محدثین وفقہاء اور متکلمین سب کا مذہب یہ ہے کہ اسراء اور معراج دونوں بحالت بیداری و جسمانی ہیں اور یہی حق ہے اور عارفین کا قول ہے کہ اسراء اور معراج بہت مرتبہ حضور ﷺ کو کرائی گئیں بعض نے چونتیس کا عدد بھی لکھا ہے مگر وہ سب خواب میں روحانی طور پر واقع ہوئیں بجز ایک مرتبہ کے جیسا کہ جمہور امت کا مذہب ہے۔

معراج کے منکر کا حکم

رئیس المتکلمین حضرت علامہ عبد العزیز پرھاروی متوفی ۱۲۳۹ھ فرماتے ہیں: اسراء یعنی مسجد حرام سے بیت المقدس تک تشریف لے جانا قطعی اور یقینی ہے جس کا منکر مسلمان نہیں اور زمین سے آسمان کی طرف معراج ہونا احادیث مشہور سے ثابت ہے اس کا منکر فاسق اور ضال و مضل ہے پھر آسمانوں سے جنت کی طرف اور عرش یا عرش کے علاوہ فوق العرش تک یا لا مکاں تک اخبار احاد سے ثابت ہے جس کا منکر سخت آثم اور گنہگار ہے۔(النبراس ص ۴۷۴، بحوالہ مقالات کاظمی ج ۱ ص ۱۲۶)

حکیم الامت مفسر شہیر حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

خیال رہے کہ بیت المقدس تک معراج قطعی یقینی ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانی معراج کا منکر گمراہ ہے اور اگر اس لئے انکار کرتا ہے کہ آسمان کے کھلنے اور پھٹنے کا ناممکن جانتا ہے تو کافر ہے کیونکہ فلاسفہ کے پھندے میں پھنسا ہے۔(نور العرفان مع کنز الایمان بنی اسرائیل:۱)

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم

کونڈوں کی شرعی حیثیت

سوال......کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کونڈوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایة الحق والصواب

ہمارے ہاں اسلامیان پاک وہند میں ۲۲ رجب المرجب کو ائمہ اہل بیت بالخصوص حضرت سیدنا امام جعفر صادق ﷺ کی فاتحہ کیلئے کونڈوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جو بلاشبہ جائز ومباح مستحسن امر ہے اور اس کا انکار محض جہالت وعناد ہے۔ کونڈے کی فاتحہ جو دراصل ایصال ثواب ہی کی ایک شاخ ہے اور ایصال ثواب قرآن وسنت اور ائمہ کرام کے اقوال مبارکہ سے ثابت ہے اور مشائخ کرام کا اس پر عمل ہے۔

جو حضرات کونڈوں کو ناجائز وبدعت سمجھتے ہیں ان کو چاہئے اس پر کوئی دلیل پیش کریں کیونکہ شریعت مطہرہ کا قاعدہ ہے **الاصل فی الاشیاء الا باحة** کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے تو جو اس کو درست نہیں سمجھتے دلیل دینا ان کو لازم ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جو حضرات اس کو ناجائز وبدعت سمجھتے ہیں وہ محض عناد وجہالت کی وجہ سے ایسا کہتے ہیں ان کے پاس اس کے ناجائز وبدعت ہونے پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ اس کے اثبات کے لئے چند دلائل پیش خدمت ہیں۔

رب کائنات نے ارشاد فرمایا:

۱......والذین جاء وا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان (پارہ ۲۸، حشر: ۱۰)

ترجمہ: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (کنزالایمان)

حضرت علامہ اسماعیل حقی حنفی متوفی ۱۱۳۷ھ، ۱۱۳۷ھ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں:

وفی الایة دلیل علی ان الترحم والاستغفار واجب علی المؤمنین الاخرین للسابقین منهم لا سیما لا بائھم و معلمیھم امور الدین (روح البیان ج۲،ص۲۱۰)

یعنی اس آیت میں اس امر پر دلیل ہے کہ گذشتہ مسلمانوں کے لئے رحمت کی دعا کرنا اور مغفرت چاہنا پچھلے مسلمانوں پر واجب ہے خصوصاً اپنے آباؤاجداد اور دینی علوم کے استاذوں کے لئے۔

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے سلف کے لئے بھی کرے دوسرے یہ کہ بزرگان دین خصوصاً صحابہ کرام و اہل بیت کے عرس، ختم، نیاز فاتحہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ ان میں ان بزرگوں کے لئے دعا ہے۔ (نورالعرفان مع کنزالایمان حشر: ۱۰)

۲......**قل رب ارحمھما کما ربینی صغیرا** (پارہ: ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۴)

ترجمہ: عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔ (کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ امام خازن متوفی ۷۴۱ھ فرماتے ہیں:

ای ادع الله ان یر حمھا بر حمة الباقیة (تفسیر خازن ج۴،ص۱۲۶)

یعنی اللہ تعالیٰ سے ماں باپ کے لئے دعا کرے کہ وہ اپنی رحمت باقیہ کے ساتھ ان دونوں پر رحم کرے۔

علامہ امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی متوفی ۷۰۱ھ فرماتے ہیں!

ای لا تکتف بر حمتک علیھما التی لا بقاء لھا وادع الله بان یر حمھما بر حمة الباقیة واجعله ذلک جزاء لرحمتھما علیک فی صغیرک و تر بیتھما لک والمراد غیره علیه السلام (مدارک ج۲ص۲۴، بحوالہ فتاویٰ اجملیہ ج۳ص۴۱۱)

یعنی تو ماں باپ پر اپنی اس رحمت کے ساتھ اکتفا نہ کر جس کے لئے بقا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ وہ اپنی رحمت باقیہ کے ساتھ ان دونوں پر رحم کرے اور انہوں نے تجھ پر تیرے چھٹپنے میں جو رحم

کیااور تجھے پالا اس کی اس دعا کو جزاء دینا اور آیت میں خطاب غیر نبی سے ہے۔

احادیث سے ثبوت

۱......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعوله (صحیح مسلم، مسند احمد ۲ ص ۳۷۲، سنن نسائی ج ۲ ص ۱۲۳، ترمذی ا ص ۲۵۶، ابوداؤد ج ۲ ص ۴۲، بیہقی سنن ج ۶ ص ۲۷۸)

جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین عمل منقطع نہیں ہوتے صدقہ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

۲......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله يرفع الدرجة للعبد الصالح فی الجنة فيقول يا رب انی لی هذه فيقول باستغفار ولدک (ادب المفرد للبخاری ص ۳۰، ابن ماجہ ۲۶۸، مسند احمد ص ۵۰۹، طبرانی اوسط ج ۵ ص ۳۴۹، بغوی شرح السنۃ ۵ ص ۱۹۷)

اللہ تعالیٰ جنت میں کسی نیک آدمی کے درجات بلند کرتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے اے میرے رب میرا درجہ کیسے بلند ہوا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کی ہے۔

۳......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ماالميت فی القبر الا كالغريق المتغوث ينتظر دعوة لحقه من اب او ام او اخ او صديق فاذا الحقته كان احب اليه من الدنيا وما فيها و ان الله تعالىٰ ليدخل علی اهل القبور من دعاء اهل الارض امثال الجبال وان هدية الاحياء الی الاموات (بیہقی شعب الایمان ج ۶ ص ۲۰۳، دیلمی ۴ ص ۳۹۱، مشکوٰۃ ص ۲۰۶)

میت قبر میں اس حالت میں ہوتی ہے جس طرح کوئی ڈوبتا ہوا آدمی اسے انتظار ہوتا ہے کہ کوئی اسے دعا پہنچے ماں باپ یا بھائی یا کسی دوست کی طرف سے تو جب اس کو دعا کو پہنچ جاتی ہے تو وہ دعا

اسے دنیا و مافیہا سے محبوب ہوتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے اور بے شک اہل قبور کے لئے زندوں کا ہدیہ ان کے لئے دعاءِ مغفرت کرنا ہے۔

۴......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

امتی امة مرحومة تدخل قبورها بذنو بها و تخرج من قبورها لا ذنو بها عليها تمحص عنها باستغفار المؤمنين (طبرانی اوسط ج۲ص۲۹۰، دیلمی ج۱ص۴۹۸)

میری امت امت مرحومہ ہے کہ اپنی قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور جب قبروں سے نکلے گی تو بے گناہ ہوگی مومنین کے استغفار کی وجہ سے۔

۵......عن سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انه قال يارسول الله ﷺ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قا ل الماء فحفرا بئرا و قال هذه لام سعد (سنن ابوداؤد ج۱ص۲۳۶، مسند احمد ج۵ص۲۷۵ بیہقی سنن کبریٰ ج۴ص۱۸۵)

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ سعد کی ماں فوت ہوگئی کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی حضرت سعد نے کنواں کھدوایا اور کہاں یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے۔

۶......حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ میری طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں چنانچہ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کردیئے پھر اس کے بیٹے عمرو نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں تو وہ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے باپ نے وصیت کی تھی اس کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں اور ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کردیئے اور میرے ذمہ پچاس باقی ہیں تو کیا میں اس کی طرف سے بقیہ پچاس غلام آزاد کردوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انہ لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلک (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۴۳، سنن کبریٰ ۶، ص ۲۷۹ مصنف عبدالرزاق ج ۹ ص ۶۱، ۶۲)

اگر وہ مسلمان ہوتا تو پھر تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو اس کو ان اعمال کا ثواب پہنچتا۔

کونڈوں کے متعلق علماء کرام کے فتاویٰ و مضامین

۱......صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اسی طرح ماہ رجب میں بعض جگہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ایصال ثواب کے لئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز ہے مگر اس میں اسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ (کونڈوں کی فضیلت ص ۷)

۲......محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد چشتی قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کے لئے ۲۲ رجب المرجب کو کونڈے بھی شرعاً جائز و باعث خیر و برکت ہے مخالفین اہلسنّت اس کو بلا دلیل بدعت و حرام قرار دیتے ہیں۔ (کونڈوں کی فضیلت ص ۸)

۳......مفتی اعظم پاکستان خلیفہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: گیارہویں شریف، شب برأت، عرس و چہلم کی طرح ۲۲ رجب المرجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نیاز کے لئے کونڈے بھرنا بھی اہلسنّت کے معمولات میں سے ہے اور اس کے جواز کے وہی دلائل ہیں جو فاتحہ ایصال ثواب وغیرہ کے ہیں۔ (کونڈوں کی فضیلت ص ۸)

۴......حکیم الامت مفسر شہیر حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: رجب شریف کے مہینہ کی ۲۲ تاریخ کو یو پی میں کونڈے ہوتے ہیں یعنی نئے کونڈے منگائے جاتے ہیں اور سوا سیر میدہ، سوا پاؤ شکر سوا پاؤ گھی کی پوریاں بنا کر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کرتے

ہیں فاتحہ ہر برتن میں اور ہر کونڈے پر ہو جائے گی اگر صرف زیادہ صفائی کے لئے نئے کونڈے منگالیں تو حرج نہیں، دوسری فاتحہ کے کھانوں کے کھانوں کی طرح اس کو بھی باہر بھیجا جا سکتا ہے۔

بائیس رجب جو حضرت امام جعفر صادق کی فاتحہ کرنے سے بہت اڑی ہوئی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔(کتاب اسلامی زندگی ص ۶۹، ۱۲۷، کونڈوں کی فضیلت ص ۸، ۹)

۵......شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی فرماتے ہیں:

ماہ رجب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمہ کو ایصال ثواب کرنے کے لئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں فاتحہ کے وقت ایک کتاب داستان عجیب بعض لوگ پڑھتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں فاتحہ دلانا چاہئے یہ جائز اور ثواب کا کام ہے۔(جنتی زیور ص ۳۸۹، ۳۹۰، کونڈوں کی فضیلت ص ۹)

۶......خلیل العلماء حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ماہ رجب میں بعض جگہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق ﷺ کو ایصال ثواب کے لئے کھیر پوری (حلوہ) پکا کر کونڈے بھرے جاتے ہیں اور فاتحہ دلا کر لوگوں کو کھلائے جاتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔(سنی بہشتی زیور حصہ دوم ص ۱۷۶)

پاسبان مسلک رضا، نباض قوم حضرت علامہ مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

۲۲ رجب کا ختم شریف سیدنا امام جعفر صادق ﷺ کی یاد میں ۲۲ رجب شریف و ایصال ثواب اہلسنّت و جماعت میں معمول و معروف ہے مخالفین اہلسنّت و منکرین گیارھویں چونکہ محبوبان خدا و بزرگا دین کی یاد منانے اور ختم شریف دلانے کے شروع ہی سے خلاف ہیں اس لئے وہ میلاد و عرس، گیارھویں کی طرح ۲۲ رجب کے (فاتحہ کے) خلاف بھی بلاوجہ واویلا کرتے ہیں۔(ماہنامہ رضائے مصطفےٰ شعبان ۱۴۰۲ھ ص ۲۲، کونڈوں کی فضیلت ص ۹، ۱۰)

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سوال: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عظیم الشان صحابی رسول ﷺ اور آپ دربار رسالت کے کاتبوں میں سے تھے۔ امین اسرار الٰہی تھے اور آپ مجتہد تھے۔ ان پر اعتراض کرنا اپنی عاقبت برباد کرنا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ:

لا یستوی القٰعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجٰھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجٰھدین باموالھم وانفسھم علی القٰعدین درجۃ وکلا وعد اللہ الحسنیٰ وفضل اللہ المجٰھدین علی القٰعدین اجراً عظیماً

(پ۵، النساء: ۹۵ کنز الایمان)

ترجمہ: برابر نہیں وہ مسلمان کے بے عذر جہاد سے بیٹھے رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے۔

۱......حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! معاویہ کو حساب و کتاب کی تعلیم سے سرفراز فرما اور عذاب سے محفوظ رکھ۔

(مسند احمد، تاریخ الخلفاء ص ۲۸۷ الناھیہ عن طعن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۳۱)

۲......حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ان کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے اور لوگوں کو ان کے ذریعے ہدایت عطا فرما۔ (جامع ترمذی، تاریخ الخلفاء ص ۲۸۷، الناھیہ عن طعن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۳۲)

۳......حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

کہا گیا آپ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ سے کچھ کہنا چاہیں گے کیونکہ وہ تو صرف ایک وتر پڑھتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ فقیہہ ہیں۔

(صحیح البخاری، الناھیہ عن طعن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۳۲)

۴......ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کی موجودگی میں عشاء کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی تو غلام نے جا کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا چھوڑ و اس لئے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں۔

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کہ حبر امت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم و فضل کے لئے یہی سب سے بڑی شہادت ہے۔

(بخاری، فتح الباری، الناھیہ عن طعن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۳۳)

امام المحدثین امام ابن حجر مکی متوفی ۹۷۴ھ فرماتے ہیں:

امام عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ تو آپ نے فرمایا حضور ﷺ کی ہمرکابی میں جنگ کرتے ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں جو غبار داخل ہوا تھا وہ بھی حضرت عمرو بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے کئی درجہ افضل ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا **سمع اللہ لمن حمدہ** حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا **ربنا لک الحمد** تو یہ کتنا عظیم شرف ہے امام ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک جیسی شخصیت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ بات کہہ رہی ہے کہ ان کے گھوڑے کی ناک میں پہنچے والی غبار حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی ذات سے کئی درجہ افضل ہے تو اب کسی معاند کے لئے کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ (تطہیر الجنان واللسان ص ۱۰، ۱۱)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان فاضل ومحقق بریلوی ﷫ فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل نے سورۂ حدید میں صحابہ سید المرسلین ﷺ کی دو قسمیں فرمائی ایک وہ کہ قبل فتح مکہ مشرف بایمان ہوئے اور راہ خدا میں مال خرچ کیا، جہاد کیا، دوسرے وہ کہ بعد میں پھر فرمادیا وکلا وعدا اللہ الحسنی دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کو فرماتا ہے:

اولئک عنها مبعدون لا یسمعون حسیسها وهم فی ما اشتهت انفسهم خلدون لا یحزنهم الفزع الاکبر و تتلقهم الملئکة هذا یومکم الذی کنتم توعدون

وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور وہ لوگ جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے قیامت کی وہ سے بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی فرشتے ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے تو جو کسی صحابی پر طعنہ کرے اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہل اسلام کا کام نہیں رب عزوجل نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی فرمادیا واللہ بما تعملون خبیر اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے بایں ہمہ تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا اس کے بعد کوئی بکے اپنا سر کھائے خود جہنم میں جائے علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں

ومن یکن یطعن فی معاویة فذاک من کلاب الهاویة

جو حضرت امیر معاویہ ﷛ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

(احکام شریعت ص ۱۲۲،۱۲۳)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے ان کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صحیح بخاری میں بیان فرمایا ہے مجتہد سے صواب وخطا دونوں صادر ہوتے ہیں۔ خطا دو قسم ہے خطا عنادی یہ مجتہد کی شان نہیں اور خطا اجتہادی یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اس میں اس پر عنداللہ اصلاً مواخذہ نہیں مگر احکام دنیا میں وہ دو قسم ہے خطاء مقرر کہ اسکے صاحب پر انکار نہ ہوگا یہ خطا اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا دوسری خطا منکر یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے گا اس کی خطا باعث فتنہ ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت سیدنا امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے خلاف اسی قسم کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈگری اور امیر معاویہ کی مغفرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (بہار شریعت حصہ اول، جلد ۱، ص ۶۸)

سوال: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امینِ اسرارِ نبوت، کاتب الوحی، خال المؤمنین اور رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خال المؤمنین، کاتب الوحی اور امین اسرار نبوت کہنا بلاشبہ جائز ہے۔

علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وقال المدائنی کان زید بن ثابت یکتب الوحی و کان معاویۃ یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما بینی وبین العرب (الاصابہ ج ۳، ص ۱۸۵۷)

امام مدائنی نے فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت وحی لکھتے تھے اور حضرت معاویہ حضور ﷺ کی طرف سے خط لکھتے تھے۔

امام المتکلمین حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز پرھاروی صاحب ''نبراس'' متوفی ۱۲۳۹ھ فرماتے ہیں:

قاضی عیاض ذکر کرتے ہیں کہ ایک شخص نے معاضی بن عمران سے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز حضرت معاویہ سے افضل ہیں تو وہ غصہ میں آ گئے اور فرمانے لگے کہ حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا جا سکتا ہے حضرت معاویہ صحابی رسول ﷺ اور مقبول اللہ ہیں وہ آپ کے برادر نسبتی ہیں کاتب ہیں اور سب سے بڑھ کر وحی الٰہی کے امین ہیں۔

(الناھیہ عن طعن امیر معاویہ ص ۳۲)

حضرت علامہ امام ابن حجر مکی ہیثمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں!

انہ احد الکتاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کماصح فی مسلم وغیرہ وفی حدیث سندہ حسن کان معاویۃ یکتب بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابونعیم کان معاویۃ من کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم .

بیشک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین میں سے تھے۔ جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں ہے اور حدیث میں جس کی سند حسن ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے کاتب تھے اور امام ابونعیم نے فرمایا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے بہترین کاتبین میں سے تھے۔

سوال: جو شخص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کو اھل بیت رسول کا دشمن اور اقتدار کا لالچی کہے اس شخص کے متعلق شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے والدین کے اسلام کو نفاق کہے وہ خود بڑا منافق ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد (جامع صغیر ج ۲، ص ۱۷۳، فتح الکبیر ج ۳، ص ۱۹۶)

جس نے انبیاء کو سب (گالی دی) بکا وہ قتل کیا جائے گا اور جس نے میرے صحابہ کو سب (گالی دی) بکا اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

ایک اور روایت میں ہے:

من سب نبیا فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ (الصارم المسلول ص۹۳،۹۲)
جس نے نبی کو سب وشتم (گالی دی) کیا تو اسے قتل کرو اور جس نے میرے صحابہ کو سب (گالی دی) کیا اسے کوڑے لگاؤ۔
رئیس المتکلمین حضرت علامہ عبدالعزیز پرھاروی متوفی ۱۲۳۹ھ صاحب نبراس فرماتے ہیں: امام الائمہ امام مالک علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ کوئی شخص اصحاب النبی ﷺ مثلاً حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت معاویہ یا حضرت عمرو بن العاص رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی کو بھی گالی دے یا ایسا ویسا کہے تو وہ کھلی گمراہی پر ہے یا کفر پر ہے اسے قتل کیا جائے گا اور اگر گالی کے علاوہ کوئی اور بدگوئی کرتا ہے اعتراض کرتا ہے تو اسے عبرتناک سزا دی جائے۔
(الناھیہ عن طعن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۵۷)
سوال: جس شخص کے خیالات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اچھے نہ ہوں اور اپنے آپ کو بریلوی کہنا بھی اچھا نہ جانے اس کو اھل سنت کی مسجد کا امام بنایا جاسکتا ہے۔ یا نہیں؟ جن لوگوں نے ایسے شخص کی اقتداء میں نمازیں پڑھ لی ہوں ان کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟
جواب: جس شخص کے خیالات حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اچھے نہ ہوں اور اپنے آپ کو بریلوی کہنا بھی اچھا نہ جانے اس کو اھل سنت کی مسجد میں امام بنانا حرام ہے۔ جن لوگوں نے ایسے امام کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں ان کا اعادہ ضروری ہے۔
اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محدث ومحقق بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!
جبکہ ثابت ومحقق ہو کہ رافضیوں میں رافضی اور سنیوں میں سنی بنتا ہے جب تو ظاہر ہے کہ وہ رافضی بھی ہے اور منافق بھی اور اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے جیسے کسی یہودی نصرانی ہندو مجوسی کے پیچھے کما بیناہ فی النھی الاکید (جیسا کہ ہم نے اسے النھی الاکید میں بیان کیا ہے) جبکہ برائی روافض زمانہ ان سے بھی بدتر ہیں کہ وہ کافر ان اصلی ہیں اور یہ مرتد اور مرتد کا حکم سخت

کرواشد ہے کما حققناہ فی المقالۃ المسفرۃ (اسکی تحقیق ہم نے اپنے مقالے میں مسفرہ میں کی ہے اور اگر صرف اسی قدر ہو کہ اس کی حالت مشکوک ومشتبہ ہے جب بھی اسے امامت سے معزول کرنا بدلائل کثیرہ واجب ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۵۲۸)

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

محمد اکرام المحسن الفیضی الرضوی

22 رجب المرجب 1429ھ 26 جولائی 2008ء

عوام اہلسنت سے اپیل

عوام اہلسنّت سے اپیل کی جاتی ہے کہ رجب شریف میں خصوصی محافل منعقد کریں اور امہات المؤمنین سیدہ حفصہ، سیدہ زینب، سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن، حضرت سیدنا عباس، حضرت سیدنا امیر معاویہ، حضرت سیدنا امام جعفر صادق اور سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایصال ثواب کیلئے کونڈوں کا اہتمام کریں۔ جس تبرک و شیرینی پر فاتحہ ہوا سے دسترخوان پر بھی کھلا سکتے ہیں اور محلے بھر میں تقسیم بھی کر سکتے ہیں۔

ضیائی دارالافتاء

زیر اہتمام

انجمن ضیاء طیبہ

الحمد للہ! آپ کے شرعی مسائل اور ان کے حل کے لیے

انجمن ضیاء طیبہ کے زیر اہتمام

ضیائی دارالافتاء قائم کیا گیا ہے۔

جس میں علماء کرام کا پینل آپ کے سوالات کے جوابات کے لیے

موجود ہے۔

شرعی مسئلہ دریافت کرنے کے لیے اپنا مکمل پتہ مع فون نمبر

ضرور تحریر فرمائیں۔

انجمن ضیاء طیبہ

بالمقابل دفتر المؤذن حج وعمرہ سروسز، آدم جی داؤد روڈ، میٹھادر،

کراچی۔ فون: 2473226

پیارے سنی بھائیو! احساسات منجمد کیوں؟

☆ ارض طیبہ فریادی ہے: مدینۃ الرسول میں گستاخوں کی حکمرانی کیوں؟

☆ ارض حرم فریادی ہے: کعبہ معظمہ میں ظالموں کی تعیناتی کیوں؟

☆ عالم اسلام فریادی ہے: O.I.C غیر مؤثر کیوں؟ اور مسلمان دہشت گردی کے ٹائٹل سے مطعون کیوں؟

☆ آج کا عہد فریادی ہے: سنی عقائد و معمولات الیکٹرانک میڈیا پر چیلنج کیوں؟

☆ وطن عزیز فریادی ہے: پارلیمینٹ میں سنیوں کی نمائندگی کیوں نہیں؟

☆ شہداء میلاد کی ارواح فریادی ہیں: عید میلاد النبی ﷺ کے دن نقص امن کیوں؟

☆ مساجد و مدارس فریادی ہیں: قال اللہ وقال الرسول ﷺ کی بجائے گولیوں کی گونج کیوں؟

☆ نصاب تعلیم فریادی ہے: پاکستان کے حقیقی معماروں (علماء اہلسنّت) کے کارناموں کا تذکرہ کیوں نہیں؟

☆ آئین پاکستان فریادی ہے: نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ اور مقام مصطفیٰ ﷺ کا تحفظ کیوں نہیں؟

☆ ایوان حکومت فریادی ہے: درود و سلام کی صدائیں کیوں نہیں؟

☆ ملک کی سڑکیں فریادی ہیں: مسلم خواتین بے پردہ کیوں؟

دعوت فکر

ہم اپنی ذاتی تقریبات (شادی، سوئم، چہلم، عقیقہ وغیرہ) میں

دینی کتب بطور تحفہ وصدقۂ جاریہ عزیز واقارب میں تقسیم کیوں نہیں کرتے؟

فری رجسٹریشن

ضیائی نیوز

ضیائی نیوز کے رابطے کے لیے: موبائل: 0334-3889577
ziaeenews@yahoo.com, ziaeenews@hotmail.com

ضیائی نیوز sms & e-mail سروس کی جانب سے فراہم کی جانے والی سہولیات

- ☆ قرآنی آیات: قرآن مجید کی آیات کا آسان اور تحقیقی اردو ترجمہ۔
- ☆ احادیث شریفہ: موقع کی مناسبت سے مستند روایات کا مجموعہ۔
- ☆ فتاویٰ: روزمرہ کے شرعی مسائل اور ان کا حل۔
- ☆ فضائل: حضور نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیاء کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل مبارکہ۔
- ☆ اقوال: صحابہ کرام، بزرگان دین اور ائمہ و مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے فرمودات عالیہ۔
- ☆ اعراس: اولیاء کرام رحمہم اللہ کے اعراس کی تاریخ کی نشاندہی۔
- ☆ پیغامات: اسلامی مہینوں کے مبارک ایام میں اہم پیغامات۔
- ☆ دروس و محافل: ملک بھر بالخصوص کراچی میں ہونے والی محافل کی اطلاعات۔
- ☆ اہم اعلانات: کسی بھی ناگہانی واقعات ہونے پر تنظیموں کی طرف سے جاری اہم اعلانات۔